www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خالد بزمی

فتحِ مکّہ

فتحِ مکّہ پہ پیشِ سرورِ دیں — آ گئے جب بانیانِ فتنہ و کیں
ان میں جو جس قدر بھی سرکش تھا — آج اتنی ہی خم تھی اس کی جبیں
سب کا انجام صاف ظاہر تھا — لمحۂ آخریں تھا ان کے قریں
آج یہ شہر ہونے والا تھا — اہلِ باطل کے خون سے رنگیں
ہر کوئی دل میں یہ سمجھتا تھا — سب کے سر تیغ سے اُڑیں گے یہیں
مشرکینِ عرب کھڑے تھے وہاں — اپنے انجام پر ملول و حزیں
ان کے چہروں پہ یاس چھائی تھی — مرگ تھی خیمہ زن یسار و یمیں
آسماں پھٹ پڑا تھا آج ان پہ — تنگ تر ہو گئی تھی اُن پہ زمیں
ان کے ماضی پہ گر نگاہ کرو — ان کا ہر فعل قابلِ نفریں
کون تھا ان میں عفو کے قابل — ان کا ایک ایک جرم تھا سنگیں
سب کے سب ظلم کیش و بد اندیش — شیطنت میں وہ ایک ایک لعیں
ان کے عیبوں کو گر گنا جائے — ایک، دو، تین، چار، پانچ نہیں
خود نگر، خود پسند، خود پرور — خود سر و خود فریب اور خود بیں
بے خبر، بے شعور، بے دانش — بے یقیں، بے دریغ اور بے دیں
بد عمل، بد سرشت، بد اطوار — بد گماں، بد دماغ اور بد بیں
زانی و بادہ خوار و غارت گر — قاتل و بت پرست و راہ نشیں
کون تھا ان کا ناصر و حامی — کیسے ملتی انھیں پناہ کہیں

ان کے دل زندگی سے تھے مایوس
ان کی جانیں عجب عذاب میں تھیں

اس طرف تھے وہ محسنِ اعظم — حُسنِ اخلاق کی مثال حسیں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

روئے انور پہ کب نشانِ ملال — دل میں کب عزمِ انتقام کہیں
عجز اور انکسار رُخ سے عیاں — جذبۂ لطف و مہر دل میں مکیں
اُن کی باتوں میں تھی گلوں کی مہک — ان کا لہجہ تھا شہد سے شیریں
پاس ہی آپؐ کے صحابہ بھی — حکم کے منتظر کھڑے تھے وہیں
آپؐ نے دشمنوں سے فرمایا: — کہیے انجام کیا ہے ذہن نشیں؟
دشمنوں نے کہا: حضورؐ! ہمیں — اپنے بچنے کی کچھ امید نہیں
آپؐ ابنِ کریم بنِ کریم — آپؐ ہی رحمت و کرم کے امیں

آپؐ بدلہ نہیں لیا کرتے
بخش دیجیے تو کچھ بعید نہیں

وہ مجسّم عنایت و رحمت — وہ سراپا متانت و تمکیں
جن کا معیار عدل احساں تھا — جن کا اخلاق تھا کتاب مبیں
جن کا ہر فعل نیک و پاکیزہ — جن کا ہر قول صائب اور متیں
جن کی گفتار نغمۂ فردوس — جن کا کردار اسوۂ زرّیں
جن کی رفتار پر تصدق ہوں — لالہ و یاسمن، گل و نسریں
دیکھ کر جن کا نورِ پیشانی — شرمسار و خجل مہ و پرویں
ہاں! وہی زیبِ محفلِ ہستی — ہاں وہی زینتِ بہشت بریں
لوگ ساحر بھی ان کو کہتے تھے — ان کا اخلاق ہی تھا سحر آگیں
ان کے اخلاق کی مثال سُنے — آج بھی کوئی گر ہے نکتہ چیں
آپؐ نے ان سے جو سلوک کیا — کس کو آئے گا آج اس پہ یقیں
آپؐ نے ان کے ظلم کی یادیں — سب کی سب ذہن سے بھلا ڈالیں
اس سراپا کرم نے فرمایا: — جب تھے دشمن اسیر و زیرِ نگیں

میری جانب سے تم ہو سب آزاد
آج تم پہ کوئی گرفت نہیں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ